49006- تین مسجدوں کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں ہے

سوال

میں نے ایک حدیث سنی ہے کہ : مسجد حرام، اور مسجد نبوي اور مسجد اقصی کے علاوہ کہیں اعتکاف کرنا صحیح نہیں " تو کیا یہ حدیث صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جس حدیث کی طرف سائل نے اشارہ کیا ہے اسے امام بیھقی رحمہ اللہ تعالی نے حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کو کہا : میں نے ان لوگوں کے پاس سے گزرا جو آپ اور ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر کے مابین (مسجد میں) اعتکاف کیے ہوئے تھے، اور مجھے علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

" تین مساجد کے علاوہ اعتکاف نہیں ہے : مسجد حرام "

تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : لگتا ہے آپ بھول گئے ہیں اور انہوں نے یاد رکھا، اور تو غلط ہے، اور وہ صحیح ہیں.

سنن بیھقی (315/4) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (2876) میں صحیح کہا ہے.

دوم :

اور اس مسئلہ کے حکم میں جمہور علماء کرام کا مسلک یہ ہے کہ اعتکاف کے لیے ان تین مسجدوں میں سے ایک میں اعتکاف کرنا شرط نہیں اور انہوں نے مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی سے استدلال کیا ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

{اور تم ان سے مباشرت نہ کرو اس حال میں کہ تم مساجد میں اعتکاف کیے ہوئے ہو} البقرۃ (187).

اور اس آیت میں مساجد کا لفظ عام ہے جو کہ ہر مسجد کو شامل ہے لیکن جس پر دلیل مل جائے کہ اس مسجد میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں، مثلا وہ مسجد جس میں نماز باجماعت نہیں ہوتی، جبکہ اعتکاف کرنے والے پر نماز باجماعت فرض ہو.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (48985) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے آیت کے عموم سے استدل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے :

آخری عشرہ میں سب مساجد میں اعتکاف کرنے کا باب کیونکہ فرمان باری تعالی ہے :

.{اور تم ان عورتوں سے مباشرت نہ کرو کہ تم مسجدوں میں اعتکاف کیے ہوئے ہو، یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں ان کے قریب بھی نہ جاؤ، اسی طرح اللہ تعالی اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ متقی بن جائیں}.اھ

اور آج تک مسلمان اپنے ملک کی مساجد میں اعتکاف کرتے چلے آئے ہیں، جیسا کہ امام طحاوی رحمہ اللہ تعالی نے "مشکل الآثار" میں ذکر کیا ہے.

دیکھیں: مشکل الآثار (205/4).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

تینوں مساجد: مسجد حرام، مسجد نبوی، اور مسجد اقصی میں اعتکاف کرنے کا حکم کیا ہے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

تینوں مساجد: مسجد حرام، مسجد نبوی، اور مسجد اقصی کے علاوہ باقی مساجد میں بھی اعتکاف کے وقت میں اعتکاف کرنا مشروع ہے، اور یہ صرف تین مساجد کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ ان تین مساجد میں اور ان کے علاوہ باقی دوسری مساجد میں بھی اعتکاف ہو سکتا ہے، یہ سب مسلمان آئمہ کرام جن کے مسلک کی اتباع کی جاتی ہے کا مسلک ہے، مثلا امام احمد، امام شافعی، امام مالک، اور امام ابو حنیفہ وغیرہ رحمہم اللہ جمیعا.

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

.{اور تم ان عورتوں سے مسجدوں میں اعتکاف کرنے کی حالت میں مباشرت نہ کرو، یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں ان کے قریب بھی نہ جاؤ، اللہ تعالی اسی طرح اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ متقی بن جائیں}.

اور مساجد کا لفظ عام ہے جو زمین میں سب مساجد کے لیے ہے، اور یہ جملہ روزوں کی آیات کے آخر میں بیان ہوا ہے جس کا حکم ساری زمین پوری امت کو شامل ہے، اور جسے روزے رکھنے کا خطاب ہے وہ لوگ اس خطاب میں بھی شامل ہیں، اسی لیے سیاق اور خطاب میں متحدیہ احکام اس فرمان کے ساتھ ختم ہوئے ہیں:

.{یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں، لہذا ان کے قریب بھی نہ جاؤ، اسی طرح اللہ تعالی لوگوں کے لیے اپنی آیات بیان کرتا ہے تاکہ وہ متقی بن جائیں}.

اور بہت بعید ہے کہ اللہ تعالی امت کو ایسے خطاب سے مخاطب ہو جس میں امت کے بہت قلیل سے لوگ شامل ہوں، اور رہی حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث:

"تین مساجد کے علاوہ اعتکاف نہیں"

تو اگر یہ قدح و جرح سے سلیم رہے تو یہ نفی کمال کے لیے ہے، یعنی سب سے زیادہ کامل اعتکاف وہ ہے جو ان تین مساجد میں ہو، اور یہ ان مساجد کے شرف اور فضل کی بنا پر ہے، اور اس طرح کی ترکیب بہت زیادہ ہے میری مراد یہ ہے کہ بعض اوقات اس سے نفی کمال مراد ہوتی ہے، نہ کہ حقیقت اور صحت کی نفی مثلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی" اور اس طرح کی دوسری احادیث.

اوراس میں کوئی شک نہیں نفی میں اصل چیز تو حقیقت شرعیہ یا حقیقت حسی کی نفی ہے، لیکن اگراس کو منع کرنے والی کوئی دلیل پائی جائے تواسے لینا متعین ہوگا، جیساکہ حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے، یہ اس وقت ہے جب یہ جرح وقدح سے سلیم مانی جائے. واللہ اعلم. اھ

دیکھیں: فتاوی الصیام صفحہ نمبر (493).

اورشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

"تین مساجد کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں" کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

اوراگر یہ حدیث صحیح ہو تو کیا اس کا معنی یہ ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں ہوسکتا؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

ان تین مساجد کے علاوہ دوسری مساجد میں بھی اعتکاف صحیح ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس مسجد میں نماز باجماعت ادا کی جاتی ہو، اوراگراس مسجد میں نماز باجماعت ادا نہیں ہوتی تو اس میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں لیکن اگر کوئی شخص ان تین مساجد میں اعتکاف کرنے کی نذر مانے تو اسے نذر پوری کرنے کے لیے اس میں اعتکاف کرنا لازم ہوگا" اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (444/15).

واللہ اعلم.